سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، یکم مارچ 2019

(یوم الجمع، 23۔جمادی الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 8

565

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

567

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، یکم مارچ2019

(یوم الجمع،23۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 11 بج کر23منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِينَ إِذَا
أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ
يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ
فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

سورۃ الفرقان آیات 67 تا71

اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم(67)اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جانداروں کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر(یعنی شریعت کے مطابق)اور بدکاری نہیں کرتے۔اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا(68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا(69)مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے(70)اور جو توبہ کرتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے(71)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

طلوعِ شمس و قمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہر ایک شام و سحر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
خدا کی بھیجی کتاب تو ہے مرا تو سارا نصاب تو ہے
حصول علم و ہنر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہے رونق کائنات تجھ سے ہرا نخل حیات تجھ سے
شجر پہ برگ و ثمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
بس ایک حُبِ رسول فخری میں اپنے ورثے میں چھوڑ جاؤں
اس اختتام سفر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے وقفہ سوالات شروع کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے مجھے عرض کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو اس وقت حالات ہیں ہم سب لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکسوئی کے ساتھ اپنی افواج پاکستان کے پیچھے کھڑے ہیں اور یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم میں کوئی difference of opinion ہے اور نہ ہی ہماری کوئی سیاسی divide ہے۔

جناب سپیکر! ہماری طرف سے یہ بہت ہی اچھا impression ہے لیکن میں تھوڑی سی عرض یہ کروں گا کہ کل ہمارے وزیر اعظم کی طرف سے gesture of goodwill کے طور پر بہت اچھا کام کیا گیا، یہ ہماری اسلامی تعلیمات ہیں اور ہماری اخلاقیات بھی ہیں لیکن جنگی ماحول میں دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا پالا کس قسم کے لوگوں سے پڑا ہے۔ مودی اس دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور اس کے دماغ سے دہشت گردی کا خناس نہیں نکل رہا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہیں ذرا کہیں کہ یہ صبر کریں، یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ یہ اپنے اندر صبر پیدا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! ابھی آپ تشریف رکھیں پہلے ان کی بات سن لیں پھر آپ بات کر لینا اور اس کے بعد ہم وقفہ سوالات شروع کر لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم نے پانچ سال ان کو بہت صبر کے ساتھ سنا ہے۔ انہوں نے جس قسم کی بھی بات کی اور جو اِن کے منہ میں آیا یہ کہتے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کو چھوڑیں اپنی بات شروع کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کل مودی کو سن رہا تھا جو سب سے بڑا دہشت گرد ہے وہ انڈین چینل پر اپنی قوم سے مخاطب ہو کر تقریر کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ہمارے دباؤ میں آ کر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے یہ ہمارا پائلٹ پراجیکٹ تھا اور اصل پراجیکٹ تو ہم آپ کو اب دکھائیں گے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں ہمارے کشمیری بھائی بھی demoralize ہوئے ہیں کہ ہم نے اتنی جلد بازی میں انڈیا کا پائلٹ چھوڑ دیا۔ میں اس کے باوجود یہ کہتا ہوں کہ یہ اچھا قدم تھا، اچھا قدم ہے لیکن آگے چل کر ساری سیاسی قیادت کو onboard لیا جائے اور اس قسم کے random decision نہ لئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ کا point of view آ چکا ہے۔

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 736 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے مجھے request کی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 816 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے مجھے request کی ہے کہ اس سوال کو بھی pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال خالد محمود کا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! This is not a random decision! آپ خدا کا خوف کریں ہمارے وزیراعظم نے جو کل بات کی ہے اس کو ساری دنیا نے appreciate کیا ہے۔ On the international media for the first time اگر پہلی دفعہ کشمیر کا مسئلہ properly highlight ہوا ہے That is because of the steps that we have taken (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ چاہتے ہیں کہ ہم جنگ کریں؟ آپ فکر نہ کریں ہم آپ سے زیادہ بہادر اور لڑنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن لڑنا solution نہیں ہے۔ دنیا میں کہیں پر بھی لڑنا solution نہیں ہے۔ جناب عمران خان نے اس بات کو بار بار quote کیا ہے کہ جنگ شروع کرنا آسان ہے اور اس کو ختم کرنا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ both the countries cannot afford war.

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ اس وقت جو ملک کے حالات بنے ہوئے ہیں۔

Mr Speaker! We should all be standing behind the Prime Minister because what he has said it was for the betterment of Pakistan.

ہمیں کبھی بھی اس بارے میں کسی قسم کی کوئی criticism نہیں کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr Speaker! This is the best diplomatic move that he has made

جناب سپیکر! کیونکہ یہ چپیڑ انڈیا کے منہ پر پڑی ہے جو ہمیشہ ہمارے خلاف aggression کی بات کرتا تھا۔ آج ان کے منہ پر تھپڑ پڑا ہے۔ بجائے ہم اس کو appreciate کریں ہم الٹا اس کو criticize کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ war is not the solution

Peace should prevail in the region and it is a good gesture to bring them on the table

میں سمجھتا ہوں کہ table talks ہوں تاکہ معاملات حل ہوں یہ زیادہ بہتر ہے۔ Because we have lot of things to decide ہمارے ملک میں کتنی poverty ہے، ایجوکیشن کا نظام کتنا خراب ہے اور ہیلتھ کے نظام کو بھی بہتر کرنا۔ اگر ہم war میں چلے جائیں گے then we will be putting all the money on it اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 938 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کورٹس میں آفیسرز کی تعداد اور کنٹریکٹ کے دورانیہ سے متعلقہ تفصیلات

***938: جناب خالد محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کورٹس پنجاب میں اس وقت کتنے آفیسرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان آفیسران کی مدت ملازمت کا دورانیہ کتنا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان آفیسرز کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

(ج) اس وقت صوبہ کے کتنے اضلاع میں کنزیومر کورٹس کام کر رہی ہیں جن اضلاع میں کنزیومر کورٹس نہیں ہیں کیا حکومت وہاں پر یہ کورٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کیا ان اضلاع میں ضلع وہاڑی بھی شامل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب میں اس وقت کنزیومر کورٹس میں 23 آفیسرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ ان آفیسرز کی مدت ملازمت کا دورانیہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تعداد آفیسرز	تاریخ بھرتی	دورانیہ / مدت (31 دسمبر 2018 تک)
1	12	اگست 2006	بارہ سال چار ماہ
2	05	جنوری 2007	گیارہ سال
3	06	دسمبر 2016	دو سال (کنٹریکٹ کا دورانیہ پانچ سال)
کل	23		

(ب) مارچ 2013 میں حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر سکیل والے ملازمین جنہیں متعلقہ سلیکشن کمیٹی نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا انھیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان کی موزونیت برائے مستقل تعیناتی کے لئے بھیجا جائے گا لیکن کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسرز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی محکمہ کو ارسال نہ کیا بلکہ اس کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر ریگولیشن ونگ کی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد ہو گئی لہٰذا 2014 میں کنٹریکٹ آفیسرز نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دی جو کہ اب تک زیر التواء ہے۔

(ج) اس وقت صوبہ بھر میں 17 کنزیومر کورٹس لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، سرگودھا، راولپنڈی، گجرات، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤ الدین، ملتان میانوالی، رحیم یار خان، بہاولنگر، بہاولپور، فیصل آباد، بھکر، لیہ و ڈی جی خان میں کام کر رہی ہیں۔ کنزیومر کورٹ ملتان ہر ماہ دو بار ضلع وہاڑی میں کیمپ آفس لگاتی ہے۔ حکومت بقیہ اضلاع میں کنزیومر کورٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں ضلع وہاڑی بھی شامل ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنزیومر پروٹیکشن کورٹ میں آفیسران کی تعداد 23 بتائی گئی ہے ان میں سے کنٹریکٹ پر 23 آفیسران کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کتنے ہیں اور محکمانہ agreement پر کتنے کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ گریڈ 16 سے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے recruit کی جاتی ہیں۔ جب یہ ادارہ بنا اس وقت کنٹریکٹ پر ان کو کر لیا گیا تھا اور جب حکومت نے 2013 کی پالیسی introduce کروائی اور وہ پالیسی یہ تھی کہ سب PPSC کے ذریعے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! حکومت نے مارچ 2013 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کی کاپی ایوان کی میز پر موجود ہے جس کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر سکیل والے ملازمین جنہیں متعلقہ selection committee نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا۔ انہیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے رولز کے تحت تعیناتی کے لئے بھیج دیا گیا لیکن یہ آفیسرز اس وقت جتنے بھی بھرتی کئے گئے وہ PPSC کے ذریعے نہیں تھے لہٰذا جب 2013 میں گورنمنٹ نے اپنی پالیسی دی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس پالیسی سے باہر رکھتے ہوئے otherwise regularize کر دیا جائے۔ گورنمنٹ نے ایسا نہیں کیا پھر 2018 کے اندر Regularization of Services Act آ گیا تو ہم نے کہا کہ اس کے تحت جو ملازمین already کام کر رہے ہیں وہ PPSC کے ذریعے جائیں گے، وہاں exam پاس کریں گے اور وہاں سے select ہو کر آئیں گے لیکن وہاں پر جو ملازمین ہیں انہوں نے اس سے differ کیا اور وہ کورٹ میں چلے گئے۔ اب کیس کورٹ میں sub-judice ہے اور کورٹ جو فیصلہ کرے گی ہم اس کو من و عن تسلیم کریں گے لیکن اس سے پہلے جو معزز ممبر اپنا سوال کر رہے ہیں ابھی کوئی بھی بندہ PPSC کے ذریعے بھرتی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! پہلے تو مجھے منسٹر صاحب کی اس بات سے اختلاف ہے چونکہ میری انفارمیشن کے مطابق شاید ان 23 کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے ان کو صحیح نہیں بتایا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، 23 کیا؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! 23 ٹوٹل ملازمین ہیں جو کنزیومر کورٹس میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں چھ آفیسران 2016 میں کنٹریکٹ پر آئے وہ بذریعہ PPSC آئے جو اس سے پہلے والے 17 ملازمین ہیں وہ محکمانہ کنٹریکٹ پر آئے۔ رہی بات کہ کنٹریکٹ ملازمین کی جنہیں محکمہ Service Rules and Regulation کے ذریعے contract پر لیتا ہے تو انہیں PPSC میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ ایڈہاک ملازمین کو ضرورت پڑتی ہے وہ جائیں اور PPSC سے exam پاس کریں اور پھر واپس آئیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ ایک تو آپ قسطوں میں بات کر رہے ہیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہا ہوں چونکہ یہ جو 23 ملازمین کی تعداد ہے اس بارے میں نے سوال یہ کیا تھا کہ شاید منسٹر صاحب کے نالج میں نہیں ہے کہ اس میں چھ آفیسرز وہ ہیں جو 2016 میں بذریعہ PPSC آئے۔

جناب سپیکر! اب چونکہ منسٹر صاحب بااختیار ہیں، 2006 میں یہ ڈیپارٹمنٹ بنا جب وہ آئے تو منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مستقبل قریب میں یا کسی ٹائم فریم کے اندر رہ کر ان 17 ملازمین کو جو 2006 سے کام کر رہے ہیں اور انہیں 12 سے 13 سال ہو گئے ان کو confirm یا regular کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ 23 ملازمین ہیں اور میں ان کے نام پڑھ دیتا ہوں۔ اگست 2006 میں 12 ملازمین رکھے گئے، محمد آصف نذیر رجسٹرار بی ایس۔ 17 میں ہیں، چودھری محمد فاروق، محمد نعیم، مدثر کلیم اور قیصر نواز وغیرہ ہیں تو یہ بارہ بندے رکھے گئے۔ جنوری 2007 میں پانچ بندے رکھے گئے، دسمبر 2016 مزید چھ بندے رکھے گئے تو یہ

ٹوٹل 23 ملازمین بنتے ہیں۔اب مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ 2008 میں ان ملازمین کو کنفرم کر دیتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو کہ انہوں نے انہیں کنفرم نہیں کیا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جو کہ انہوں نے کنفرم نہیں کیا۔ چلیں، 2008 میں بھول گئے تو 2013 میں کنفرم کر دیتے، 2013 میں نہیں کیا تو 2018 میں کنفرم کر دیتے، اب 2018 میں مجھ سے سوال کر رہے ہیں اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔ اب میں ان کو جواب یہ دے رہا ہوں کہ آپ نے 2013 میں ایک پالیسی بنائی اور آپ نے اس پالیسی کے تحت ان کو regularize نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آپ نے ایک پالیسی بنا دی کہ وہ PPSC میں جائیں گے اور وہاں سے exam پاس کر کے آئیں گے پھر آپ نے اس سے بہتر ایک اور پالیسی بنا دی اور ایک ایکٹ بنا دیا بہت اچھا کیا۔

جناب سپیکر! اب آپ نے خود ایکٹ بنایا ہوا ہے اور اب میں اس ایکٹ کے against کیسے power استعمال کرتے ہوئے انہیں ریگولر کر دوں؟ میری power تو نہیں ہے، power تو اسمبلی نے ایکٹ کو دے دی ہے اور اب آپ نے ایکٹ کے ذریعے چیزیں derive کرنی ہیں۔ اگر آپ کو ان سے بہت پیار تھا اور ان پر بڑا پیار آ رہا ہے تو ان کو 2008 میں regularize کرتے اور کہتے کہ ہم نے آپ کو ریگولر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ مجھ پر کیوں ڈال رہے ہیں، مجھ پر ڈالنے سے پہلے آپ خود ریگولر کر دیتے۔ آپ کے پاس دس سال تھے اور جو کام یہاں پر خود نہیں کر سکے وہ کام ہم سے کروا رہے ہیں اور ہم نے تو کرنا ہی ہے۔ اسمبلی میں رولز change کرنے ہیں وہ ہم نے کرنے ہیں، پروڈکشن آرڈر جاری کرنا ہے وہ ہم نے کرنا ہے، کوئی دوسری چیزیں کرنی ہیں ہم نے کرنی ہے، اب کہہ رہے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیز کو مضبوط کریں تو ہم کریں گے، ہم کیوں نہیں کریں گے، ہم پبلک نمائندے ہیں اور ہم انشاءاللہ کر کے دکھائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خالد محمود! جناب وارث شاد کو بات کرنے دیں۔ جی، جناب وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو فرما رہے تھے، وہ اپنا اصل سوال اور جواب صحیح طرح سمجھنے کی بجائے وہ اپنی دس سالوں کی بھڑاس نکال رہے تھے اور اس سے باہر نہیں آ رہے۔ یہ dilemma ان کا نہیں ہے وہ تقریباً divide کے پار ساروں کا ہی ہے۔ یہ ادارے باقاعدہ اپنی مرضی سے نہیں چلتے اور ادارے rules and regulations کے تحت چلتے ہیں۔ اب جو rules and regulations of government ہیں، اس کورٹ کے ہیں اور گورنمنٹ پنجاب سروس ایکٹ 1974 کے ہیں تو ان کے مطابق منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ پنجاب کے کنٹریکٹ ملازمین کو regularize کرنے کے لئے کون سی پالیسی ہے؟ یہ پالیسی مجھے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کو پالیسی بتاؤں گا لیکن پہلے آپ ان سے یہ پوچھیں اور میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ fresh question ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے اس کا جواب دینا ہے یا سوال پوچھنا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں جواب دوں گا۔ آپ صبر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ وہ جواب بتا رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب آپ سن تو لیں۔ جب یہ بول رہے تھے تو میں نہیں بول رہا تھا۔ انہوں نے بات کی ہے تو میں نے بڑے تحمل سے سنی ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جی، میری بات سنی ہے لیکن یہ as a Minister behave کریں اور سوال کا جواب دیں۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پھر میری بات بھی سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انہیں یہ بتائیں کہ یہ یہاں پر کھڑے ہو کر اس طرح بولتے تھے، اب یہ اپوزیشن میں ہیں۔ ابھی تک ان سب کو یہ سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! نہیں، ہمیں سمجھ آ گئی ہے لیکن انہیں بات سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ ابھی بھی ویسا کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Please, Order in the House.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جو 2018 میں ایک ایکٹ بنایا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا مطلب ہے 2013 میں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 2013 میں پالیسی بنی اور پھر ایکٹ بنا۔ پالیسی یہ تھی کہ جو گریڈ 16 یا 17 کا بندہ ہو گا وہ PPSC میں جائے گا، وہاں exam ہو گا پھر اس کے ذریعے منتخب ہو کر آئے گا تو یہ ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! اب اسی طریق کار کو لیتے ہوئے میں بھی وہی پالیسی بیان کر رہا ہوں اور ہمارے اپنے کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ جو اسمبلی نے ایکٹ میں طاقت دی ہے ہم اس کو استعمال کر رہے ہیں لہٰذا ہم نے اپنی کوئی طاقت نہیں رکھی۔ اب جو ملازم سکیل 15 سے نیچے ہے وہ

ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور جو سکیل 15 سے اوپر ہے وہ PPSC میں جائے گا، exam پاس کرے گا اور select ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے تو آپ کو detail میں جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں انہوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے پوری پالیسی بتا دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ on the floor of the House کیسے غلط جواب دے سکتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے غلط بات کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ بتائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ 2013 کا جو ایکٹ ہے جس ایکٹ کی وہ بات کر رہے ہیں تو وہ اس ایکٹ کی بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں لیکن اس ایکٹ کے بعد یہ ایکٹ بن گیا کہ اب پالیسی کے تحت جو گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے آفیسران ہوں گے وہ ہم اس پالیسی کے تحت لیں گے اور وہ پالیسی یہ ہے کہ وہ سارے کے سارے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بالکل agree کرتا ہوں لیکن یہ جو کہہ رہے ہیں، جو already یہ 23 بندے کام کر رہے ہیں، کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور دس دس، بارہ بارہ سال سے کام کر رہے ہیں، وہ بھی اب اس پالیسی کے تحت جائیں تو یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ کنٹریکٹ پر جو لوگ ہیں اور انہوں نے دس سے بارہ سال سروس کر لی ہے تو ان کے لئے الگ قوانین ہیں، ان کا الگ کوڈ ہے اور پنجاب پبلک سروس ایکٹ 1974 بھی بتاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ ضد نہ کریں اور ان لوگوں کو consider کریں چونکہ کسی بھی قاعدے قانون کے تحت یہ لوگ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں نہیں جاسکتے۔ آپ اگر نئے افسران بھرتی کریں گے تو وہ 2013 کے تحت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور جناب محمد وارث شاد نے آپ کا پورا ٹائم لے لیا ہے۔ اگلا سوال محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں یہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ جناب محمد وارث شاد کی تسلی ہو جائے جو کہ نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی تسلی ہونی ہی نہیں ہے- you can't satisfy him چلیں پڑھ دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کو تسلی کرا دیتا ہوں، یہ ان کا نوٹیفکیشن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں اس کی کاپی provide کر دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ 2013 کی پالیسی کا نوٹیفکیشن ہے If you allow, with your permission may I read it.

MR DEPUTY SPEAKER: You can provide him the documents.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نوٹیفکیشن پڑھنے لگا ہوں۔

> These contract employees in BS-16 and above who were appointed on the recommendation of the respective selection committee are as per provisions of the service rules may be referred to the Punjab Public Service Commission to determine their suitability for appointment on the regular basis against the posts held by the contract employees.

جناب محمد وارث شاد! اب اردو میں پڑھ دوں چونکہ تسانوں بڑیproblemہوندی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!kindly اسdocumentکی فوٹو کاپی ان کو دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں انہیں دے دیتا ہوں۔ آپ ان سے کہیں کہ اسے پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہChairسے بات کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ جناب وارث شاد نے بہت زیادہ ٹائم لے لیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ٹھیک بات کی ہے لیکن یہ بہت ضروری issueہے اور 23لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ ان کی زندگیوں کی خیر کرے۔ ان کی نوکری کا سوال ہے زندگی کا نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ بارہ بارہ سال نوکری کر چکے ہیں اس لئے ان کی زندگیوں کا سوال ہے۔

MR DEPUTY SPEKAER: Let him respond.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بات تو کر لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن میں ہے کہ ان ملازمین کاperformance baseسلسلہ ہو گا، ان کی سمری بن کر وزیر اعلیٰ کو جائے گی اور یہperformance baseپر regularizeہوں گے۔ چلو! ہم نالائق سہی لیکن یہ بتائیں کہ کب ان ملازمین کوregularize کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! وہ مان گئے ہیں کہ وہ نالائق ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد تشریف رکھیں میں جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! وہ مان گئے ہیں کہ وہ نالائق ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم تو پہلے دن سے کہہ رہے ہیں کہ یہ نالائق تھے اور آج انہوں نے خود ہی کہہ دیا ہے تو اچھی بات ہو گئی ہے۔ ہم تو پہلے دن سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے صوبہ ڈبو دیا، میرا صوبہ 1500۔ارب روپے کا مقروض ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پیسے کدھر گئے۔ ان ارسطوؤں سے پوچھیں کہ پیسے کدھر گئے ؟ انہیں انگلش کی سمجھ نہیں آ رہی تو اب میں کیا کروں؟ کہیں سمری کا نہیں لکھا ہوا، یہ ان کے وزیر اعلیٰ نے لکھا ہوا ہے میں نے نہیں لکھا۔ آپ کے سابقہ وزیر اعلیٰ نے لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: آج منسٹر صاحب commit کریں کہ یہ سمری بھیج کر انہیں regularize کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ان 23 بندوں کا معاملہ according to the policy حل کریں گے۔ انہوں نے on the floor of the House clear کر دیا ہے کہ وہ پالیسی سے باہر نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب commit کریں کہ یہ ان 23 بندوں کی سمری وزیر اعلیٰ کے پاس بھیجیں گے۔ اگر ان کی Performance up to the mark ہے تو اس نوٹیفکیشن کے تحت وہ ان کی سمری بنا کر وزیر اعلیٰ کو بھیجیں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ جناب محمد وارث شاد سے کہیں کہ وہ ذرا حوصلے سے جواب سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسر زنے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی محکمہ کو ارسال نہ کیابلکہ اس کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگرregularization wingکی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد ہوئی۔ یہ سمری میں نے مسترد نہیں کی بلکہ ان کے سابقاوزیر اعلیٰ نے مسترد کی تھی پھر اب مجھ سے کیا گلہ ہے۔ تین دفعہ سمری بھیجی گئی لیکن مسترد کر دی گئی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لاء بن گیا سابقاوزیر اعلیٰ اسے breakنہیں کرنا چاہ رہے تھے لہٰذا انہوں نے کہا کہ یہ PPSCمیں جائیں گے۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!منسٹر صاحب! biasedگفتگو کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میرا جواب تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد وارث شاد!تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!انہوں نے بات کر لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ابھی وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!اس میں 23بندوں کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!آپ انہیں چھوڑیں بلکہ پڑھ کر سنا دیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!23بندوں کا مسئلہ ہے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی سمری منظور کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میں کیوں سمری approveکروں?why I should approve it?

جناب سپیکر!اگر جناب محمد وارث شاد کا یہ روّیہ ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں۔ بالکل آپ نے بات کرنی ہے اور اس سوال کے جواب میں بھی یہ آچکا ہے۔ آپ کے محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی گئی مگر Regularization Wing کی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد کی گئی لہٰذا 2014 میں کنٹریکٹ آفیسرز نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب انہوں نے پالیسی چیلنج کی ہوئی ہے تو میں کیا کروں؟ اگر ملازمین خود کورٹ میں چلے گئے اور تین دفعہ ان کے وزیر اعلیٰ نے سمری reject کر دی لیکن اب یہ کہتے ہیں کہ میں اسے approve کروں۔ میں کیسے کر دوں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! معاملے کو politicize کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! It is not the way اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1039 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد طاہر پرویز کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1039: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ادارے کس کس جگہ کس کس نام سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان میں طالبعلموں سے فیس لی جاتی ہے تو کتنی ماہانہ لی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں کے سال 19-2018 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کون کون سی جدید مشینری کی ضرورت ہے؟

(و) کیاان اداروں میں ٹیکسٹائل انڈسٹری اور پاور لومز سیکٹر کے ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ز) کیاحکومت ان اداروں کواپ گریڈ کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کی مجموعی تعداد 14 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کے 14 اداروں میں 59 مختلف سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر کے مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں پڑھنے والے طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 19-2018 کے کل اخراجات مبلغ 246 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ 221 ملین روپے اور آپریشنل اخراجات کی مد میں مبلغ 25 ملین روپے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں جس جس جدید مشینری کی ضرورت ہے اس کی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(و) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں ٹیکسٹائل انڈسٹری اور پاور لومز سیکٹر کے متعلقہ تعلیم و تربیت کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے سال 2014 سے سال 2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اس کے علاوہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبز اور کورسز کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ز) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت ان اداروں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے سال 2014 سے سال 2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اس کے علاوہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبز اور کورسز کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2014 سے 2018 تک گورنمنٹ جن اداروں کا قیام وجود میں لائی۔ ان کے بعد جب ان کے پاس یہ قلمدان آیا ہے تو انہوں نے اس میں اب تک کیا اپ گریڈیشن کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! سوال کے جز (ز) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت ان اداروں کو اَپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے 2014 سے 2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اور ان پانچ اداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب نے تقریر یا point scoring کرنی ہے تو اس کے لئے علیحدہ وقت لے لیں۔ اس وقت میرے سوال کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بڑا specific سوال کیا ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبر اور کورسز کی اَپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے تو وہ کیا سلسلہ ہے اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر کی correction کر دوں کہ یہ لفظ "لیبر" نہیں بلکہ labs ہے۔ ٹیکنیکل کالج میں labs ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب کی کاپی ہے اس میں لفظ "لیبر" لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک صاحب! "لیبر" نہیں بلکہ "لیبز" لکھا ہوا ہے۔ آپ پڑھنے میں غلطی کر رہے ہیں۔ میرے پاس بھی جواب کی same کاپی ہے۔ آپ نے کمال کر دیا کہ labs کو لیبر بنا دیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک جذبات میں آ گئے ہیں۔ یہ پانچ ادارے بنائے گئے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ان پانچ اداروں کی عمارتیں تو بنا دی گئیں لیکن ان میں equipment لگانے کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے اندر ان کے دور حکومت میں تقریباً 40 یا 45 نئے ادارے بنانے کی منظوری دی گئی اور پھر ان اداروں کی عمارتیں بنا دی گئیں۔ ان اداروں کی عمارتیں تو پچھلے دس سالوں سے مکمل ہو چکی ہیں لیکن یہاں پر equipment اور اساتذہ مہیا نہیں کئے گئے یعنی یہ ادارے functional نہیں ہو سکے۔ ہم نے ان اداروں میں equipment اور اساتذہ مہیا کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھجوائی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب irrelevant جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں اور انہیں اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی labs کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ JICA والے ہمیں فنڈز دیتے ہیں جن سے ان اداروں کی upgrading کی جاتی ہے یعنی جدید ٹیکنالوجی سے ان اداروں کی labs کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ ہم نے ان پانچ اداروں کی labs کو اپ گریڈ کرنے کے لئے فنڈز مہیا کرنے کی درخواست بھجوائی ہوئی ہے اور جیسے ہی ہمیں فنڈز ملتے ہیں تو ہم ان کو as early as possible

upgrade کر دیں گے۔ ہمیں کل 12۔ارب روپے کی ضرورت ہے اور اس رقم سے ہم نے ٹیوٹا کے تمام اداروں میں سامان مہیا کرنا ہے۔ جیسے جیسے ہمیں پیسے ملتے جائیں گے ویسے ہی ہم ان اداروں میں equipment مہیا کرتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب تو منسٹر صاحب نے آپ کو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ منسٹر صاحب نے relevant جواب دیا ہے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے relevant جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، آپ کہتے ہیں تو ہم مان لیتے ہیں حالانکہ منسٹر صاحب صرف point scoring کر رہے ہیں۔ سوال کے جز(ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ ان اداروں میں کون کون سی جدید مشینری کی ضرورت ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے مشینری کی جو ضرورت بتائی ہے میں آپ کو اس کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ اس کے لئے انہیں کتنے پیسے درکار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تفصیل نہ بتائیں بلکہ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ضمنی سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔ جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس کے صفحہ نمبر 24 پر لکھا گیا ہے کہ انہیں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (میل) سمندری فیصل آباد میں سول ٹیکنالوجی ٹریڈ کے لئے brick hammers چاہئیں۔ ان کو کل سے پچیس brick hammers چاہئیں اور ایک کی قیمت -/150 روپے ہے۔ اس حساب سے پچیس brick hammers کی کل قیمت -/3750 روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ ان کی کارکردگی ملاحظہ فرمائیں کہ 15۔اگست 2018 سے لے کر 28۔فروری 2019 تک یہ -/3750 روپے کے brick hammers نہیں خرید سکے۔ یہ ہتھوڑی تو خرید نہیں سکے جبکہ باتیں ریاست مدینہ کی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!انہوں نے جواب کے جز(ز)میں بتایا ہے کہJICAکے تعاون سے GCT(M)میں مکینیکل ٹیکنالوجی کیlabsاور کورسز کی اَپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ انہوں نے اب تک کیااپ گریڈیشن کی ہے؟آپ ہتھوڑی تو خرید نہیں سکتے تو اپ گریڈیشن کیا کریں گے، آپ نے پچھلے آٹھ یا نو ماہ میں کیا کیا ہے یعنی آپ اپنی کارکردگی بتائیں؟منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ ہم نے اتنے سنٹرز بنا دیئے ہیں تو ان سنٹرز میں کیا کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں مجھے وہ بتادیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!اب معزز ممبر ہماری کارکردگی سُن لیں۔ہماری کارکردگی یہ ہے کہ ہم ان کا مچایا ہوا گند صاف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!پچھلی حکومت کے جاری کئے گئے100۔ارب روپے کے چیک bounceہو گئے تھے اور ہم ابھی تک ان کی ادائیگی کر رہے ہیں۔انہوں نے1500۔ارب روپے قرض لیا ہوا تھا اور ہم اس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!کیا یہ اس سوال سےrelevantجواب دے رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!میں نے ان کی بات بڑے صبر سے سُنی ہے اب یہ بھی آرام سے بیٹھیں اور حوصلے کے ساتھ میری بات سُنیں۔جب تک یہ بات کرتے رہے ہیں میں خاموشی سے سُنتا رہا ہوں۔میں نے کوئی مداخلت نہیں کی اور اب یہ میری بات سُنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!آپ منسٹر صاحب کوinterruptنہ کریں۔منسٹر صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!انہوں نے اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس سروس سے جوkickbacks and commissionsلی ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا سراغ لگائیں گے اور ان کا بندوبست کریں گے۔اب انہیں اس لئے تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ ان کےkickbacks and commissionsختم ہو گئے ہیں۔اگر انہیں قوم کا اتنا ہی درد تھا تو یہ 150/-روپے والی ہتھوڑی خرید کر رکھ دیتے۔

جناب سپیکر! اس وقت تو انہوں نے کہا کہ یہ چائنا سے ملتی ہے تو چائنا میں چلے جائیں اور کہا جاتا تھا کہ (L.C(Letter of Credit کے ذریعے payment کرنی ہے۔ انہوں نے قوم کے خُون پسینے کی کمائی سے اپنے ذاتی مفاد کے لئے 56 کمپنیاں بنائی ہیں۔ ان کے جاری کئے گئے 100۔ارب روپے کے چیک واپس ہو گئے تھے۔ مسلم لیگ (ن) کے حکمران اس صوبہ پنجاب کو 1500۔ارب روپے کا مقروض کر کے گئے۔ یہ بتائیں کہ وہ پیسے کدھر گئے ہیں؟ یہ اپنے دور حکومت کی کارکردگی بتائیں۔ یہ -/150 روپے کی ہتھوڑی کو رو رہے ہیں جبکہ ہم ان سے 1500۔ارب روپے کا حساب مانگ رہے ہیں۔ معزز ممبر اگر مزید کارکردگی پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں نئی انڈسٹریز لگانے کے لئے حاصل کردہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

244: جناب نصیر احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں نئی انڈسٹری لگانے کے لئے حکومت زمین کس کس مقام پر حاصل کر رہی ہے؟

(ب) کیا زمین کے انتخاب سے قبل کوئی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) بنجر اور غیر آباد زمین کی بجائے زرخیز اور کاشتکاری کے لئے انتہائی موزوں زمین کو نئی انڈسٹری لگانے کے لئے کہاں کہاں پر حاصل کیا جا رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت صوبہ میں نئی انڈسٹری لگانے کے لئے مختلف مقامات پر زمین حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔

حکومت علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام پر نئی انڈسٹری لگانے کے لئے چک نمبر 134۔رب،136۔رب،152۔رب،144۔رب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں رقبہ حاصل کر رہی ہے۔ جو فیڈمک کی سابقہ سکیم M-3IC سے ملحقہ ہے۔ یہ منصوبہ CPEC کے تحت بننے والے 9 سپیشل اکنامک زونز میں سے ایک ہے۔

مزید برآں زیر تعمیر لاہور۔ سیالکوٹ موٹروے پر ضروری سروے کیا جا چکا ہے اور مستقبل قریب میں ایک مربوط منصوبہ عمل میں لایا جائے گا۔

Land Acquisition Act, 1894 سیکشن 4 کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے زمین حاصل کرنے سے قبل تمام ضروری سروے فزیبلٹی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام پر نئی انڈسٹریل لگانے کے لئے مندرجہ ذیل نکات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

1. اربن پلاننگ کے تحت زمین کی نشاندہی
2. ڈرین کی موجودگی اور پانی کی نکاسی کی موجودگی
3. قریبی پانی کی موجودگی
4. بجلی اور گیس کی نزدیک ترین موجودگی
5. انڈسٹریل لیبر کی موجودگی
6. بنیادی انفراسٹکچر کی موجودگی

(ج) حکومت کی اوّلین ترجیح نئی انڈسٹری لگانے کے لئے بنجر اور غیر آباد جگہ کا حصول ہے البتہ اگر کسی جگہ پر فزیبلٹی کے مطابق قابل کاشت رقبہ شامل منصوبہ ہو جائے تو با امر مجبوری اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

موجودہ صنعتی پالیسی کے تحت ضلعی حکومتیں اپنے جغرافیاتی حالات کے مطابق صنعتوں کے قیام کے لئے مثبت علاقہ مختص کرتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں اقتصادی زون کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

393: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق ڈیرہ غازی خان میں اقتصادی زون قائم کیا جائے گا؟

(ب) یہ اقتصادی زون کتنے ایکڑ پر مشتمل ہو گا؟

(ج) اقتصادی زون کے قیام کے لئے کس جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا مذکورہ زمین بنجر ہو گئی ہے یا زرعی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ شریف میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کی جا رہی ہے۔ جس کو بعد میں اقتصادی زون کا درجہ دلانے کی کوشش کی جائے گی۔

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ 50 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔

(ج) انڈس ہائی وے تونسہ شریف ڈیرہ غازی خان روڈ پر سنگھڑ کے نزدیک دستیاب سرکاری اراضی کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ زمین بنجر ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور میں
ٹیکنیکل ٹریننگ کالج اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

414: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں خواتین کے کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیاں ادارہ وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جام پور شہر میں خواتین کے لئے ٹریننگ کالج نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جام پور شہر میں ٹریننگ کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے کام کر رہے ہیں جن میں دو ادارے طالبات کے لئے اور ایک ادارہ طلباء کا ہے اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ادارہ وار لف ہے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ جام پور شہر میں خواتین کے لئے ٹریننگ کالج نہ ہیں کیونکہ جام پور شہر میں خواتین کے دو ٹیوٹا کے ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین آباد، جام پور۔
2. گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، جام پور۔

(د) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے خواتین کے لئے پہلے ہی دو ادارے کام کر رہے ہیں لہٰذا نئے اداروں کی ضرورت نہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! ایک لائن میں موجودہ حالات پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہ رہی تھی۔ مہربانی فرما کر اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please رپورٹ پیش کر دیں۔

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان 2019 کے بارے رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں

The Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019. (Bill No. 3 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/165 محترمہ عابدہ بی بی کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال مری کے ڈاکٹر کی غفلت سے خاتون کی دوران زچگی ہلاکت

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے معاملہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق چند دن پہلے مری کے گاؤں کی فاخرہ نامی خاتون جو سنیو گاؤں سے ٹی ایچ کیو ہسپتال مری زچگی کے لئے لائی گئی مورخہ 4۔ فروری کو وہاں پر موجود ڈاکٹر نے خاتون کا آپریشن کیا اور دوران آپریشن خاتون کا زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اُس کی حالت بہت بگڑ گئی جب صورتحال ڈاکٹر کے قابو سے باہر ہو گئی تو اُنہوں نے اس خاتون کے لواحقین کو کہا آپ مریضہ کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی لے جائیں۔ مریضہ کی زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے حالت بہت خراب ہو چکی تھی اور ہولی فیملی ہسپتال میں وہ خاتون تین گھنٹے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملی کیونکہ اس کا ٹی ایچ کیو ہسپتال مری میں صحیح آپریشن نہیں کیا گیا اور ڈاکٹروں نے اپنی غلطی چھپانے کی غرض سے بغیر کسی حفاظتی اقدام کے اس خاتون کو انتہائی بُری حالت میں راولپنڈی

کے لئے روانہ کر دیا وہ خاتون راستے کی تکلیف بھی برداشت کرتی رہی لیکن ایک کمزور ماں جس نے چند گھنٹے پہلے آپریشن کے بعد ایک بچی کو جنم دیا وہ وفات پا گئی جو ہمارے محکمہ صحت پر ایک سوالیہ نشان ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ !respond کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے important چیز جو میں آپ کی اجازت سے ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ postpartum hemorrhage کی وجہ سے یہ خاتون فوت ہوئی ہے اس کے اوپر ہم نے already inquiry شروع کر دی ہے جس دن ہمیں اطلاع ملی تھی اُسی دن

I have started the inquiry on it. Postpartum hemorrhage is the commonest cause of death in Pakistan.

جناب سپیکر! اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک خاتون کو بچہ پیدا کرنے کے بعد postpartum hemorrhage ہو جائے تو اُس کو بچانے کے لئے ہمارے پاس دو سے تین گھنٹوں سے زیادہ وقت نہیں ہوتا اور سب سے اہم چیز خون کا ملنا ہے پھر blood transfusion کے proper انتقال کرنے کا طریقہ بہت important ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کی ساری انوسٹی گیشن کر رہی ہوں اور اس کو روکنے کے لئے ہماری پوری کوشش ہے کہ ہر وہ خاتون جو labor room میں جا رہی ہے ہماری کوشش ہے کہ جیسے institution میں ہی اس کی delivery ہوئی، آپریشن ہوا caesarean کے بعد اس کو postpartum hemorrhage ہوا۔ اُس ڈاکٹر سے کنٹرول نہیں کیا گیا تو اس وجہ سے she referred her to Holy Family hospital, Rawalpindi تو اب مقصد یہ ہے at times it is extremely difficult۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بطور Gynecologist خود بتا رہی ہوں کہ ہسپتال کے اندر بھی کام کرتے ہوئے ہمارے پاس سب سہولتیں ہونے کے باوجود at times we lose patients just because we cannot stop the hemorrhage یہ بات نہیں ہے کہ

وہ اتنا دور ہوا تھا لیکن میں اس کی properانوسٹی گیشن کروں گی اور ایوان کے اندر اس کی properرپورٹ دوں گی اور یہ بھی میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ اس کے اوپر ہم باقاعدہ کام کر رہے ہیں تا کہ آئندہ اس قسم کےincidencesنہ ہوں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ اس پر کام کر کے ہم آپ کو باقاعدہ رپورٹ بھی پیش کر دیں گے اور اس پر جو باقی کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔ہماراfocusویسے بھیSustainable Development Goalsپر ہے۔Which is related to mother and child healthاس وقت آپ سنتے ہوں گے کہ بار بار ہم یہی بات کر رہے ہیں کہ "mother and child"تو میںassureکرتی ہوں کہ بہت تکلیف دہ چیز ہے کہ ایک جوان ماں مر گئی ہے اور ایک بچی پیچھے رہ گئی ہے توwe are very upset about the whole thingلیکن میں صرف یہrequestکرنا چاہوں گی کہ ہمیں تھوڑا سا موقع دے دیں میں ساری انوسٹی گیشن کر کے رپورٹ بھی پیش کر دوں گی اور اس بارے ہم جو اقدام لیں گے، آئندہ کے لئے جو سفارشات آئیں گی وہ بھی ایوان کے سامنے لائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جوابreceiveہو گیا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی:جناب سپیکر!یہ جو ٹی ایچ کیو ہسپتال مری ہے اس میں آئے دن ایسے کیسز ہوتے رہتے ہیں جو رپورٹ نہیں ہوتے تو منسٹر صاحبہ میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں۔میری ان سےrequestہے کہ پوری انکوائری کی جائے اور باقی کیس بھی منگوائے جائیں اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میری یہ بھیrequestہے کہ ہمارے پاس پورے حلقہ پی پی۔6میںdeliveryکا کتنا انتظام ہے تو ہمیں کوئیfacilityدی جائے کیونکہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو راولپنڈی پہنچنے تک کم سے کم دو گھنٹے یا تین گھنٹے لگتے ہیں تو ہمیںfacilitiesدی جائیں تا کہ وہاں پر ہی ہر یونین کونسل میں وہاں کی خواتین کیdeliveryکا کوئی انتظام ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چلیں ٹھیک ہے۔تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Samli Sanatorium Hospital ہے which is half way between Rawalpindi and Murree کیونکہ Tuberculosis کے patients کی ساری outdoor treatment ہوتی ہے۔ Samli Sanatorium Hospital کے hundred beds کے اوپر ہم انشاءاللہ اُس کو convert کرنے لگے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ زہرہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محکمہ اوقاف کی طرف سے متحدہ علماء کی تشکیل نو کے لئے جاری کئے گئے نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ

سیدہ زہرہ نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم اور حساس مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی طرف سے مورخہ 19۔ فروری 2019 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں متحدہ علماء بورڈ کی تشکیل نو کی گئی ہے اس نوٹیفکیشن کے مطابق اس بورڈ میں بریلوی مکتبہ فکر کے 9 علماء اور ایک عالمہ خاتون شامل ہیں، دیوبندی مکتبہ فکر کے 9 علماء اکرام اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں، اہل حدیث مکتبہ فکر کے پانچ علماء اکرام اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں جبکہ اہل تشیع مکتب فکر کے صرف چار علماء اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بورڈ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ماضی کی روایت کے مطابق اس بورڈ میں چاروں مسالک کے علماء کی تعداد ہمیشہ برابر رکھی جاتی تھی کسی ایسے بورڈ یا کمیٹی میں جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے بنائے جا رہے ہوں اس میں مختلف مسالک کے نمائندوں کی تعداد کا مختلف ہونا فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے بجائے فرقہ واریت پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس

طرح کے نوٹیفکیشن سے فرقہ وارانہ تعصب کی بو آتی ہے اس سے لگتا ہے کہ اداروں میں بیٹھے ہوئے افسران ایک مسلک کو خاص عینک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس نوٹیفکیشن سے پاکستان بھر اور بالخصوص پنجاب کے اہل تشیع اور ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے اتحاد بین المسلمین کے داعی افراد میں تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح کے نوٹیفکیشن ملت جعفریہ جو عرصہ دراز سے دہشت گردی کا شکار رہی ہے ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے اور وزیراعظم پاکستان اور چیئرمین تحریک انصاف جناب عمران خان کے وژن سے مطابقت نہیں رکھتا لہٰذا میری وزیراعلیٰ اور وزیر مذہبی امور سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کے احکامات جاری کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ respond کریں گے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو فاضل ممبر صاحبہ نے کہا ہے ہمارے مسالک کے حوالے سے برابری کی بنیاد پر سارے معاملات ہوتے ہیں اگر ان کو اس بارے میں کوئی تشویش ہے تو میں اس معاملہ کو منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ایم پی ایز کو ادویات فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ دو ماہ ہو گئے ہیں ہم نے میڈیسن کے لئے request بھجوائی ہوئی ہے۔ کیا یہاں کسی ایک فوتیدگی کا انتظار کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں on the floor of the House محترمہ نے فرمایا تھا کہ دو کروڑ روپے کی میڈیسن ہم پرچیز کر چکے ہیں تو وہ میڈیسن کہاں گئی ہیں، کیا وہ بیچ دی گئی ہیں یا کھا گئے ہیں، کہاں چلی گئیں، آپس میں بانٹ لی گئیں، ہمیں تو دو دو ماہ ہو گئے ہیں میڈیسن نہیں مل رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے پاس جو ساری details آئیں تھیں میں نے باقاعدہ۔۔۔

(اذانِ جمعۃ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پہلے بھی ایوان کے اندر اٹھایا گیا تھا۔ میں نے اس وقت بھی بتایا تھا کہ میں نے ساری تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ ہماری حکومت جب سے معرض وجود میں آئی ہے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادویات لوکل پرچیز کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ایوان چاہے گا تو میں اس تفصیل کے مطابق فہرست تیار کر لوں گی کہ کس کس کو کتنی کتنی ادویات ملی ہیں۔ اس میں اہم بات یہ ہے کہ جب آپ اپنا نسخہ دیتے ہیں تو branded medicines ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ بات سمجھائی تھی کہ اگر ہم وہ ساری medicines یہاں ڈسپنسری میں رکھ دیں اور مقصد یہ ہے کہ they are not needed and they want some other medicine تو پھر ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات میں نے باقاعدہ نئے آنے والے ایم ایس کو کہی ہے کہ جس دن سے اجلاس ہو گا there should be two doctors sitting here. I will ensure کہ ہم کسی طریقے سے بھی کسی کی دوائی نہیں روک رہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہتی ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن آئی ہے تو وہ غلط ہے۔ آپ تفصیل کا کہیں گے تو ایوان کے سامنے ہم پوری تفصیل بتا دیں گے کہ کس نے کتنی کتنی دوائی لی ہے۔ I have to ask the doctor and they have already given this information me تو میں اپنی بہن سے request کرتی ہوں کہ اگر آپ کو کوئی مسئلہ میڈیسن کا بن رہا ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ You are not getting your medicines I will ensure that they should get the medicine وہ ساری medicine local purchase ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ اگر ہم generic medicines لا کر رکھ دیں تو

majority of the people are not ready to take those medicines.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہی ہوں کہ دو ماہ ہو چکے ہیں نسخہ وہاں جمع کروایا ہوا ہے اور ایک tablet بھی ابھی تک نہیں ملی۔ انہوں نے medicines ضرور purchase کی ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحبہ! انہوں نے نسخہ جمع کرایا ہوا ہے تو اسے make sure کرائیں کہ ان کو ادویات مل جائیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH *AND* SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I will see to it.

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحبہ! تحریک التوائے کار نمبر 19/89 پڑھی جا چکی ہے اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شیخ علاؤ الدین نے فرمایا تھا کہ LSMF کو دوبارہ revise کیا جائے۔ اس سلسلہ میں میں آپ کو جواب پیش کر رہی ہوں کہ حکومت نے LSMF کورس ملک میں ڈاکٹروں کی کمی اور میڈیکل کالجز کے نہ ہونے کی وجہ سے 1971 سے پہلے شروع کیا تھا اور عوام کو صحت کی سہولیات ملتی رہیں۔

جناب سپیکر! اب ساری حکومتوں نے دلچسپی لی اور نہ صرف نئے میڈیکل کالجز کا اجراء ہوا بلکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور seats بھی بہت بڑھ گئیں ہیں۔ اس وقت تقریباً پنجاب کے اندر چھ ہزار سے زائد ڈاکٹرز ہر سال داخل ہوتے ہیں اور چھ ہزار ڈاکٹرز تقریباً ہر سال نکلتے ہیں۔

جناب سپیکر! ملک میں qualified ڈاکٹرز کی موجودگی میں LSMF جیسے کورسز کی اب ضرورت نہیں ہے کیونکہ PMDC کے مطابق LSMF کورس کرنے والے افراد بھی اب عطائی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی جتنی qualification درکار ہوتی ہے اتنی نہیں ہوتی لہٰذا اب پنجاب حکومت کو یہ کورس دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday the 4th March 2019 at 3:00 PM.